موسم کی تبدیلی پر
عوامی تحریک کے لیے ضابطہ عمل

موسم کی تبدیلی کے لئے عوامی تحریک (Peoples Movement) اِس بات پر کوشاں ہے کہ، اس مسئلے پر جنوب
کے عوامی ردِعمل کو موسم کی تبدیلی کے عوامی ضابطہ عمل (Peoples Protocol on Climate Change) کے ذریعے آگے بڑھایا جائے۔

اِس ضابطہ عمل کی بنیاد عوام کی خودمختاری (Peoples Sovereignty) اور جنوب کے لوگوں کی مہم سازی پر ہے
جس میں متبادل طریقوں پر براہِ راست کام کرنے والی بستیوں کی کوششوں کو آگے بڑھانے پر زور دیا گیا ہے۔

موسم کی تبدیلی پر عوامی ضابطہ عمل / دستاویز

(Peoples Protocol on Climate Change)

موسم کی تبدیلی کے لئے عوامی تحریک (Peoples Movement on ClimateChange)

PEOPLES' MOVEMENT ON CLIMATE CHANGE

سیکریٹریٹ

IBON آئی بون سینٹر

114، ٹیموگ ایوینیو، کیوزون سٹی

1103 فلپائن

فون 00632 9277060 to 62 local 202

فیکس 00632 9276981

ویب سائٹ http//peoplesclimatemovement.net

ترجمہ:

روٹس فار ایکوٹی

اے 1 ۔ بلاک 2، گلشن اقبال، کراچی ۔ پاکستان

فون: 9221-34813320

فیکس: 9221-34813321

PEOPLES' MOVEMENT ON CLIMATE CHANGE

موسم کی تبدیلی پر عوامی تحریک کے لیے ضابطہ عمل

(خلاصہ)

آب و ہوا میں تبدیلی کی بنیاد ناانصافیوں پر مبنی ہے۔ دُنیا کی آبادی کی ایک چھوٹی اقلیت جو شمالی ممالک کے ترقی یافتہ سرمایہ دارانہ ممالک پر مشتمل ہے آب و ہوا میں ایسی تبدیلیوں کو تیز کرنے کی ذمہ دار ہے جن کی وجہ سے اموات، تباہی اور دنیا کے لاکھوں غریب اور بے سروسامان لوگوں کے مسائل اور مصیبتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔

منافع کمانے کی انتھک کوششوں کے ساتھ، شمال کی دیوہیکل بین الاقوامی کارپوریشنز، زمین سے حاصل ہونے والے ایندھن کی وسیع اور بڑھتی ہوئی مقدار کو جلا چکی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جنگلات کو بھی تباہ کیا جا چکا ہے تاکہ مصنوعات کی تیاری اور پیداواری عمل کے لئے توانائی حاصل ہو سکے۔ اس عمل کے نتیجے میں فضا میں گرین ہاؤس گیسوں کی مقدار اب اتنی بڑھ چکی ہے کہ زمین پر گرمی بڑھ رہی ہے اور آب و ہوا کا توازن بگڑ گیا ہے۔ موجودہ عالمی معاشی نظام میں زمین کے مشترکہ وسائل کو طاقت ور، بااثر اور خوش حال اقلیت بے جا اور یک طرفہ طور پر استعمال کرتی ہے جس کی وجہ سے دُنیا کی اکثریت بے اختیاری اور محرومی کا شکار ہے۔

اس بنیادی معاشرتی عمل کے پیچھے منافع کے حصول کے لئے سرمایہ دارانہ ترقی کی دوڑ گزشتہ دو صدیوں پر محیط ہے۔ اس کے نتیجے میں، عالمی شمال (Global North) اور نجی کارپوریشنز کو بڑھتی ہوئی خوش حالی اور قوت حاصل ہوئی۔ یعنی ان قوتوں نے حد سے زیادہ قدرتی وسائل کے استعمال اور غربت مسلط کرنے، نوآبادیاتی نظام قائم کرنے اور لاکھوں لوگوں پر جنگ مسلط کرنے کے ذریعے دُنیا کے لوگوں کو موسم کے سخت ترین اثرات سے دوچار کر دیا، جبکہ اکثریت کا اس میں قصور نہیں ہے۔ گزشتہ تیس سالوں میں عالمی آزاد تجارت کے

PEOPLES' MOVEMENT ON CLIMATE CHANGE

پرچم تلے آئی ایم ایف، عالمی بینک، ڈبلیو ٹی او، شمالی علاقوں کی بین الاقوامی کارپوریشنز کی مدد سے، شمال نے معاشیات اور وسائل پر اپنا غلبہ جما کر فضا کی آلودگی میں اضافہ اور آب وہوا کو تباہ کیا ہے۔

موسم کے حوالے سے فی الوقت جاری عمل آب وہوا کی خرابی کے اسباب کو روکنے اور جنوب کے غریب عوام کو انصاف فراہم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ شمالی حکومتوں اور کارپوریشنز نے (کاربن) اخراج میں کمی لانے کے لئے اپنی تاریخی ذمہ داریاں نبھانے اور جنوب میں موسم کے سلسلے میں کئے جانے والے اقدامات کی تکمیل سے نہ صرف انکار کر دیا ہے بلکہ موسم کے مسئلے کو غیر حقیقی حل پیش کرنے کے لئے استعمال کیا ہے۔ اس طرح ان کے لئے منافع کمانے کے نئے مواقع پیدا کیے گئے، قدرتی وسائل پر ان کے اختیار میں اضافہ ہوا اور دنیا کی گرمی میں اضافہ بھی ہوا۔ شمالی علاقوں اور ان کی کارپوریشنز کے مفادات نے اقوام متحدہ کے موسم کی تبدیلی کے فریم ورک کنونشن کو بے اثر بنا دیا ہے مثلاً کیوٹو پروٹوکول (Kyoto Protocol) کے ساتھ پیش آنے والا معاملہ۔ یہی قوتیں، 2012ء کے بعد کے آب وہوا کے معاملات پر حالیہ مذاکرات کو سبوتاژ کر رہی ہیں اور وہ توانائی کے اخراج کو کم کرنے کے لیے سائنسی ثبوتوں کو فراموش کر کے ترقی پذیر ممالک کے لئے آب وہوا کی خرابی کے نقصانات کو پورا کرنے کے ضروری امداد کی فراہمی میں رکاوٹ ڈال رہی ہیں۔ وہ جارحانہ انداز میں ایسے دلائل کے ذریعے تیسری دنیا کے ممالک کو اس بات کا پابند کرنے کی کوشش کر رہی ہیں کہ وہ توانائی کے اخراج میں کمی پر بات نہ کریں، بلکہ اس سے بھی زیادہ سنگین بات یہ ہے کہ وہ چاہتی ہیں کہ انہیں مشترکہ طور پر وضع کئے جانے والے عزائم سے ہی دست بردار کر دیا جائے۔

ہم جو عوام ہیں، کو ایسے پلیٹ فارم کی ضرورت ہے جہاں سے حقیقی حل فراہم کیے جائیں۔ ہمارے مطالبات کی اندراج ہوں اور جو ہمارے سماجی انصاف کی طلب کو آواز دے سکے۔ حقیقی حل کا دائرہ کار ''معمول کے مطابق'' ٹیکنالوجی اور مارکیٹ کی سہولت کے لیے مول تول سے آگے جاتا ہے۔ طاقت ور مفادات پرست گروہوں نے صرف اپنی مرضی کے مطابق منڈی پرست حل کو آگے آنے دیا ہے اور آب وہوا سے متعلق ایجنڈے کو محدود کر دیا ہے۔ حقیقی حل کے تحت دنیا کے وسائل کی ترتیب نو کی ضرورت ہوگی تاکہ قوموں کے درمیان اور ان کے اندر مساوات اور معاشرتی انصاف قائم ہو، نیو لیبرل عالمگیریت کو واپس پلٹایا جائے، وسائل، اقتصادیات، اداروں پر عوام کے اختیار کو بحال کیا جائے، کارپوریشنز اور عالمی شمال کی جانب سے تلافی کے طور پر غریب لوگوں اور جنوب کے عوام کو معاوضہ ادا کیا جائے تاکہ ان کا جبری طور پر پہنچنے والے اس نقصان کا ازالہ کیا جا سکے جو انہیں موسم کی تبدیلی اور معاشرتی ناانصافی کی صورت میں برداشت کرنا پڑا ہے۔ معاشرتی طور پر انصاف پر مبنی حل میں سائنسی اور ماحولیاتی بنیادیں بھی مضبوط ہوتی ہیں۔ قدرتی وسائل کے مساویانہ اور جمہوری انداز میں استعمال کرنے اور نجی منافع کی دوڑ کو ختم کرتے ہوئے معاشرتی ضروریات کی تکمیل کو اول بنانے کی ضرورت ہے جس کے ذریعے انسانی معاشرے اور ماحول کے درمیان تعلق کو نئے سرے سے کہیں زیادہ مستحکم اور پائیدار بنیادوں پر استوار کیا جا سکتا ہے۔

ہمیں اپنے حل کو آگے بڑھانے کے لئے عوامی تحریک کی ضرورت ہے۔ موسمی بحران کو حل کرنے کے لیے دور رست معاشرتی تبدیلی کی ضرورت۔ غربت، بھوک، جبر، نو آبادیاتی نظام جیسی ناانصافیوں کے پیچھے کارفرما غیر مساویانہ طریقوں نے ہی ماحولیاتی تباہی اور موسم کی خرابیوں کو جنم دیا ہے، دیگر ناانصافیوں کی طرح موسم کے بحران اور اس کے بنیادی اسباب کو صرف عوام کی سیاسی جدوجہد کے ذریعے ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں موسم میں بہتر تبدیلی کے لئے، بنیادی سطح پر عوامی تحریک کی ضرورت ہوگی، تاکہ موسم کے سلسلے میں ایکشن اور معاشرتی تبدیلی کے حوالے سے عوامی ایجنڈا پر عمل کیا جا سکے اور ایسے حل کے لئے جدوجہد کی جا سکے جن کے ذریعے معاشرتی

انصاف اور لوگوں کے جمہوری حقوق حاصل کئے جاسکیں اور طاقت ور خوش حال اعلیٰ طبقے اور کارپوریٹ مفادات کے عزائم کی روک تھام کی جاسکے، جن کا مقصد اس تحریک کو راستے سے ہٹانا اور اس کے مقاصد کو بے معنی کرنا ہے۔

موسم کی تبدیلی پر عوامی ضابطہ عمل

اس کرۂ ارض پر موسم کا بحران تباہ کن حد تک خراب صورت اختیار کر چکا ہے۔ اس صورت حال کو پلٹانے کے لئے سخت کوششوں کی ضرورت ہے۔ زمین کی سطح کا درجہ حرارت گزشتہ صدی کے مقابلے میں گزشتہ پچاس سالوں کے دوران دوگنا ہوگیا ہے اور آنے والی دہائیوں میں درجہ حرارت کے تیزی سے بڑھنے کا امکان ہے۔ گزشتہ پندرہ سالوں (۲۰۰۸-۱۹۹۳) میں سے تیرہ سال زمین کے گرم ترین سالوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اس سے آب وہوا کے نظام میں تبدیلی آرہی ہے، ماحولیاتی نظام خطرات سے دوچار ہیں اور لوگوں کی زندگیوں اور ان کے روزگار تباہ ہورہے ہیں، خاص کر کے غریب ترین اور کمزور ترین آبادیاں ان نقصانات کا سامنا کررہی ہیں۔

بڑھی ہوئی حرارت، بارش کے نظام میں تبدیلی، شدید ٹراپیکل طوفانوں، سطح سمندر کی بلندی جیسے عوامل، دنیا کے کروڑوں غریب اور محروم افراد، جن میں عورتیں، غریب افراد، کسان ماہی گیر، چھوٹے جزیروں اور صحرا میں رہنے والی اقوام کے افراد شامل ہیں پر سخت ترین اثرات ڈالنے کا سبب بنیں گے۔ افریقہ، ایشیا اور لاطینی امریکہ کو فصلوں کی کاشت کے لئے موسم کے مختصر دورانئے، ناکارہ یا زرخیزی کم ہوجانے والی زرعی زمینوں، خوارک اور زرعی پیداوار میں کمی، میٹھے پانی کی دستیابی میں کمی کا سامنا ہے۔ افریقہ میں پائی جانے والی خشک سالیوں کے نتیجے میں وسیع پیمانے پر غذائی قلت کے اثرات، بھوک، قحط اور افلاس کی صورت میں سامنے آرہے ہیں۔ ایشیا کو پہلے ہی سے سیلابوں اور زمین کے تودے گرنے کے نتیجے میں بڑھتے ہوئے حادثات کا سامنا ہے جن میں زخمی ہونا، موت کا شکار ہونا یا امراض میں مبتلا ہونا شامل ہیں۔ لاطینی امریکہ میں درجہ حرارت کے بلند ہونے اور ٹراپیکل جنگلات میں حیاتیاتی تنوع میں کمی واقع ہونے سے دیہات اور دور افتادہ بستیاں تباہ ہورہی ہیں۔ سطح سمندر کی بڑھتی ہوئی بلندی اور طوفانوں کی بڑھتی ہوئی شدت سے چھوٹے جزیروں اور ساحلی آبادیوں کو خطرہ لاحق ہے اور پہلے کی نسبت زیادہ گرم پانی کی وجہ سے مچھلیوں کی تعداد میں کمی واقع ہورہی ہے۔

اس کرۂ ارض کی آب وہوا کے غیر مستحکم ہونے میں، گزشتہ دو صدیوں کے دوران، انسانوں کی پیدا کردہ گرین ہاؤس گیسوں (GHGs) کے اثرات کارفرما ہیں، جن کی ماضی میں مثال نہیں ملتی۔ سب سے زیادہ خطرناک اضافہ کاربن ڈائی آکسائڈ کے اخراج کی صورت میں ہے، جس کی وجہ زمین سے حاصل ہونے والے ایندھن کا بے حساب استعمال ہے جو سرمایہ دارانہ صنعتوں، تجارت، ٹرانسپورٹ، صنعتی زراعت، خوراک کی پیداوار اور عسکریت کے لئے توانائی کے استعمال سے بڑھا ہے۔ وسیع پیمانے پر جنگلات کی تعداد میں کمی بھی گیسیز کے اخراج کی موجب بنتی ہے اور زمین کی کاربن سائیکلنگ (Carbon Cycling) کی صلاحیت کو شدید طریقے سے متاثر کرتی ہے۔ فضا میں گرین ہاؤس گیسوں کے بڑھتے ہوئے تناسب کے نتیجے میں گرمی بڑھ رہی ہے۔ یہ گرمی صنعتی دور سے پہلے کے درجہ حرارت کے مقابلے میں دو سینٹی گریڈ زائد سطح تک پہنچ رہی ہے۔ اندازے کے مطابق یہ دو ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت وہ دہلیز ہے جس پر آ کر موسم میں تباہ کن تبدیلیاں نظر آنے لگیں ہیں۔

گزشتہ دو صدیاں ٹیکنالوجی، پیداوار اور معیار زندگی کی ترقی کا نشان سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن یہ ترقی زمین کے مشترکہ وسائل کے یکطرفہ اور کثرت سے استعمال کے ذریعے ممکن ہو سکی ہے۔ جس کا فائدہ صرف دنیا کی ایک اقلیت کو ہوا ہے، جب کہ دنیا کی باقی آبادی کے لئے مسائل اور محرومی پیدا ہوئی ہے۔ اس ناانصافی میں، شمالی بین الاقوامی کارپوریشنز (TNCs) پیش پیش ہیں، جن کی نجی منافع کے لئے نہ ختم ہونے والی کوششوں کا تقاضہ یہ ہے کہ توانائی اور قدرتی وسائل پر ان کا قبضہ ہو اور ان وسائل کو وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف ماحولیاتی تباہی پیدا ہوئی، بلکہ دنیا کی بڑی آبادی کے وسائل چھین لیے گئے اور غربت ان کا مقدر رہی۔

درحقیقت، گزشتہ دو صدیوں کے دوران بڑھتے ہوئے گرین ہاؤس گیسیز کا اخراج اور ماحولیاتی تباہی

اور ملکوں کے درمیان معاشی عدم مساوات کی بگڑتی ہوئی صورت حال ایک ساتھ پیدا ہوئی۔ دنیا کی ایک خوش حال اقلیت کے پاس دولت کا ارتکاز بڑھتا گیا اور دوسری طرف دنیا کی عظیم اکثریت کے پاس ضروریات پوری کرنا مشکل ہو گیا۔ ضروری وسائل پر کنٹرول کے لئے جارحانہ جنگیں ہوئیں، ملکوں کو نوآبادیاتی نظاموں اور جدید نوآبادیاتی طرزوں کا پابند بنایا گیا، کارپوریٹ غلبے اور جنوبی علاقوں کے قدرتی اور پیداواری وسائل کے بے جا استعمال اور طاقت ور پالیسی ساز اداروں مثلاً عالمی بینک، آئی ایم ایف اور ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن جیسے اداروں کے ہاتھوں جنوبی ممالک اقتصادی اور دیگر پالیسی سازی کی خودمختاری سے محروم ہو گئے۔ جس نظام نے موسم میں تبدیلی پیدا کی وہی نظام ساخت کے لحاظ سے غربت، منفی ترقی اور جنگ کی بنیاد بھی ہے۔ یہ تمام عوامل دنیا کے ان لاکھوں افراد کے لئے مشکل حالات پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں جن کا دنیا کی آب و ہوا میں خرابی پیدا کرنے کے سلسلے میں کوئی قصور نہیں ہے۔

سائنسی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سلسلے میں لگائے جانے والے اندازوں کے برعکس، موسمیاتی تبدیلی کے اثرات توقع سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں۔ قطب شمالی اور جنوبی اور گرین لینڈ کے علاقوں میں برف تیزی سے پگھل رہی ہے، سمندروں میں تیزابیت تیزی سے بڑھ رہی ہے اور بحرالاوقیانوس اور بحرالکاہل میں زیادہ تیز طوفان پیدا ہو رہے ہیں۔ معاشرتی انصاف پر مبنی فوری حل کی اشد ضرورت ہے۔ گرین ہاؤس گیسز کے اخراج کی سطح میں عروج کے بعد تیزی سے کمی آنی چاہئے تاکہ فضا میں کاربن ڈائی آکسائڈ کا توازن قائم ہو سکے جس کی شرح ۳۵۰ (پی پی ایم) پارٹس پر ملین ہونا چاہئے اور درجہ حرارت کو ۱.۵ ڈگری سینٹی گریڈ کی سطح پر روکنا چاہئے تاکہ دنیا کے غریب ترین اور آسانی سے شکار ہو جانے والے افراد کے لئے، موسمیاتی تبدیلی کے تباہ کن اثرات کو کم کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں عالمی کاروائی (گلوبل ایکشن) کو آب و ہوا کے خراب اثرات سے بچانے کے لئے معاشرتی ناانصافی کو تسلیم کرنا اور اس کا ازالہ بھی کرنا ہوگا۔ یہ عمل سب کے لئے یکساں اور مساویانہ ہونا چاہئے، اس میں تاریخی ذمہ داری اور عمل کی صلاحیت نظر آنا چاہئے، اس میں غریب عوام کی جمہوری نمائندگی اور شرکت ہونی چاہئے اور حقیقی معنوں میں ان کی ضروریات کو پورا کیا جانا چاہئے۔

موسمیاتی تبدیلی سے پیدا ہونے والی موسمی تبدیلیاں اور ان کے اثرات کے مقابلے میں موجودہ سرکاری کوششیں بہت سست رفتار ہیں۔ شمالی حکومتوں اور کثیر مملکتی کارپوریشنز نے اب تک جنوب میں اخراج اور آب و ہوا کی تبدیلیوں کی روک تھام کے سلسلے میں نہ صرف اپنی تاریخی ذمہ داریوں کو نبھانے سے انکار کیا ہے، بلکہ واضح طور پر موسم کے بحران کو اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا ہے۔ اس بحران کو بہانا بناتے ہوئے منافع کمانے کے نئے مواقع وضع کیے جا رہے ہیں اور قدرتی وسائل، پیداوار، توانائی کے نظاموں، فنڈز اور ٹیکنالوجی پر کارپوریٹ قوت کو قائم رکھنے اور بڑھانے کے لئے دیگر طریقے استوار کیے جا رہے ہیں۔

طاقت ور شمالی اور کارپوریٹ اقلیتی مفادات نے اقوام متحدہ کے فریم ورک کنونشن برائے تبدیلی آب و ہوا (UNFCCC) کو بھی سبوتاژ یا کمزور کیا ہے۔ اس کنونشن اور کیوٹو پروٹوکول(Kyoto protocol) کی آب و ہوا کے بحران کے حوالے سے ذمہ داری اور جواب دہی محدود ہے۔ تلافی(offsets) اور اخراج کے تجارتی نظام کو تشکیل دیا گیا ہے۔ یعنی گرین ہاؤس گیسز کے اخراج میں کمی لانے کے لیے جو نظام بنایا گیا ہے اس میں کمی کی ذمہ داری امیر سے غریب ممالک کی جانب منتقل کر کے نئی محکومیت پیدا کی جا رہی ہے اور کارپوریشنوں کو فضاء آلودہ کرنے اور بڑھانے کا نیا موقع فراہم کیا جا رہا ہے۔ شمالی بین الاقوامی کارپوریشنز اور سرمایہ کاروں نے اپنے توانائی والے پروگرامز کو جنوبی ممالک کے مقامی خوش حال طبقے کا تعاون حاصل کر کے نہ صرف قائم رکھا ہے بلکہ ان کی تعداد میں اضافہ بھی کیا ہے اور اس طرح زیادہ استعمال اور زیادہ پیداوار کے تباہ کن سرمایہ دار گھن چکر کو مستحکم کیا ہے۔

مزید یہ کہ 2012ء کے بعد کے موسم سے متعلق پروگرام پر حالیہ مذاکرات کا رخ حالات کو برابری اور انصاف کے مطابق ٹھیک کرنے کے بجائے انہیں مزید خراب کرنے کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ بڑی قوتوں نے سائنسی حقائق کی بنیاد پر اخراج میں کمی لانے کی ضرورت اور ترقی پذیر ممالک کے ماحولیاتی نقصانات کو پورا کرنے اور ماحولیاتی تباہی سے بچنے کے لیے فنڈز اور اخراجات فراہم کرنے میں رکاوٹ ڈال دی ہے۔ اس کے علاوہ ایک ایسے معاہدے کی منظوری کے لئے بھی جارحانہ انداز میں کوشش کر رہے ہیں جس کے ذریعے ترقی پذیر

ممالک میں اخراج میں کمی لانے کی ذمہ داری انہی ممالک پر ڈال کر اپنے اوپر سے ختم کرنا چاہتے ہیں۔

لہٰذا یہ بات فوری توجہ کی مستحق ہے کہ عوامی ضابطہ عمل برائے موسمیاتی تبدیلی (PPCC) کو پیش کیا جائے جس میں انسانیت کو چیلنج پیش کرنے والے اس انتہائی اہم مسئلے پر عوام کے موقف کو پذیرائی حاصل ہو۔ اس اعلامیے میں ایسے اصول اور اقدار شامل کیے گئے ہیں جو بین الاقوامی ایکشن اور عوامی جدوجہد کو موسمیاتی تبدیلی اور اس کے حوالے سے تباہ کن ماحولیاتی، معاشرتی اور اقتصادی اثرات کے خلاف رہنمائی فراہم کر سکیں۔

اقدار اور اصولوں کا بیان

ہم عوام بنیادی ترقی کے اقدار اور اصول کے گرد متحد ہیں جو کہ معاشرتی انصاف، جمہوریت، مساوات، صنفی انصاف، انسانی حقوق اور وقار کے احترام، ماحول کے احترام، خودمختاری، آزادی اور حق خود اختیاری، معاشرتی یکجہتی، شراکت داری کو فروغ دیتے ہیں۔ یہ بیان موسم کے عالمی بحران کے پس منظر میں ان اصولوں کی مزید وضاحت کرتا ہے:

1۔ معاشرتی انصاف لازمی طور پر فراہم کیا جانا چاہیے، اس اعتراف کے ساتھ کہ عالمی معاشی نظام میں بحران کے بنیادی اسباب پائے جاتے ہیں، جس کا ذمہ دار ایک محدود طبقہ ہے جس کی وجہ سے دنیا کی کثیر عوام کے لیے خطرات سے محفوظ نہ ہونے کے غیر متناسب امکانات ہیں۔ دیگر یہ کہ ان حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے بھی خطرناک حد تک عوام میں غیر مساوی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ معاشرتی انصاف کا پہلو اس نقطہ پر بھی زور دیتا ہے کہ اس بحران سے ہٹ کر عوام کی ترقی کے لیے جائز خواہشات اور توقعات پر بھی بات کی جانی چاہیے۔

1.1۔ موسمیاتی تبدیلی کے معاملے کو نہ صرف ماحولیاتی مسئلے کے طور پر سمجھنا چاہیے بلکہ اس کو معاشرتی ناانصافی کے طور پر بھی دیکھنا چاہیے۔ اس کے اسباب موجودہ سرمایہ دارانہ عالمی اقتصادیات کے اندر پائے جاتے ہیں جس

کا مقصد مسلسل طور پر نجی منافع کا حصول اور سرمایہ کا ارتکاز کرنا ہے۔

1.2۔ موجودہ عالمی سرمایہ دارانہ نظام، جسے عالمی شمال اور ان کی بین الاقوامی کارپوریشنز چلا رہی ہیں، ہی وسائل و ذخائر کے حد سے زیادہ استحصال اور وسائل میں کمی، توانائی کے وسائل کے بے تحاشہ استعمال، فضا میں گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کا بنیادی سبب ہے۔ "عالمگیریت" کی "فری مارکیٹ" پالیسیوں اور اس کی اقتصادیات اور عالمی جنوب (Global South) کے ہر شعبے پر جارحانہ قبضہ اور بین الاقوامی کارپوریشنز کی جانب سے لوگوں اور دنیا پر استحصال کی مذمت کی جانی چاہیے۔

1.3۔ طاقتور غیر ملکی حکومتوں کی جانب سے عالمی جنوب کے لوگوں پر خاص طور سے نوآزاد پالیسیاں نافذ کی جاتی ہیں۔ یہ سب کچھ ملٹی لیٹرل، بائی لیٹرل پالیسیوں، طریقہ کار، علاقائی اور دوطرفہ مثلاً ڈبلیوٹی او (W T O) کے معاہدے، علاقائی اور دوطرفہ آزادانہ تجارت کے معاہدے (F T A)، سرمایہ کاری کے معاہدے اور امداد کی شرائط کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

1.4۔ جنوبی گرین ہاؤس گیسز اخراج کا ایک بڑا حصہ دراصل شمالی کثیر مملکتی کمپنیوں کے جنوب میں کثرت سے توانائی کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ لاطینی امریکہ، ایشیاء اور افریقہ میں جنگلوں کا سنگین طریقے سے صفایا (deforestation) زیادہ تر دیوہیکل بین الاقوامی کارپوریشنز کی درختوں کو کاٹنے کی تجارت، سرمایہ دارانہ زراعت، کانکنی اور ڈیم کے منصوبوں وغیرہ سے ہوا ہے۔

2۔ عوامی اقتدار اعلیٰ عوامی خودمختاری کا مطلب یہ ہے کہ وسائل پر عوامی طاقت کا تسلط ہی موسم کی تبدیلی پر عالمی عملی اقدام کی بنیاد ہو سکتا ہے۔

2.1۔ عالمی سرمایہ داریت کی تاریخ اور ساخت جس سے موسم کی تبدیلی رونما ہوئی کے ذمہ دار وہی مفاد پرست طبقہ ہے جو کہ وسائل، دولت اور اداروں پر قابض ہیں۔ ان بنیادی پیداواری قوتوں نے، کسان، مزدور، عورتوں، مچھیروں اور مقامی لوگوں کو بے اختیار اور غیر اہم بنا دیا ہے۔ نئی عالمگیریتی انتظامات جیسے عالمی مالیاتی فنڈ، عالمی بینک اور ڈبلیو ٹی او نے جنوبی اقتصادیات اور قدرتی وسائل کا اختیار جنوب کے لوگوں سے چھینتے ہوئے ان پر کئی منفی اثرات چھوڑے ہیں۔

2.2۔ مقامی اور بے اختیار لوگوں کے پاس اپنی منصوبہ بندی، فیصلوں اور اداروں کے انتظام اور موسم کے تبدیلی کے اقدام کرنے کے لیے طاقت نہیں، ان کے پاس اطلاعات حاصل کرنے کے لیے مناسب رقوم اور فنی مہارت بھی نہیں، ان باتوں کا اختیار بھی شمالی ممالک، عالمی اداروں اور امداد دینے والی ایجنسیز کے پاس ہے۔

2.3۔ مقامی بستیوں، مزدور، کسان، مقامی لوگوں، عورتوں اور معاشرے کے دوسرے پسے ہوئے طبقوں کو قدرتی وسائل، ذہنی ملکیت، مالی ذرائع اور ٹیکنالوجی اور اپنے جمہوری حق جتلانا چاہیے۔ ان وسائل کا رخ کارپوریٹ منافع اور ترقی کے بجائے معاشرتی ضرورتوں کی طرف موڑنا ہوگا۔ اس کے لیے جنوبی ممالک کے لوگوں کو اپنی معیشت پر قومی خودمختاری اور قومی ترقی کے پائیدار با اختیار راستے پر عمل پیرا ہونا پڑے گا۔

2.4۔ وہ بستیاں اور لوگ جو موسمیاتی تبدیلی کے بدترین اثرات سے گزر رہے ہیں ان کا اپنے مسئلے کی تعریف رہنمائی اور راستے کے تعین میں مقامی، قومی، علاقائی اور عالمی سطح پر کلیدی کردار ہونا چاہیے۔ ان کو برابری کی بنیاد پر نمائندگی اور شراکت کا اختیار ملنا چاہیے تاکہ وہ طے کر پائیں کہ مسائل کو حل کرنے میں کس بہترین طریقے کو بروئے کار لایا جائے جس سے ان کی خاص ضروریات پوری ہو سکیں۔ رقوم اور مناسب فنی مہارت پر بھی انہیں دسترس حاصل ہونی چاہیے۔

2.5۔ عوام کو فعال طریقے سے معاشرتی تحریکوں اور جدوجہد میں حصہ لینا چاہیے تاکہ وسائل اور اداروں پر جمہوری اختیار حاصل کر سکیں۔ یہ بات موسمیاتی تبدیلی کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے اشد ضروری ہے۔

3۔ ماحول کے احترام کا مطلب یہ ہے کہ کاروباری طریقہ کار کو مسترد کرنا جو ماحول کی افضلیت کو نجی نفع پر قربان کر دے۔ کرہ ارض اور اس کے بسنے والوں کی ضروریات، ہر قسم کے منافع اور تنگ نظر ترقی پر مقدم ہیں۔

3.1۔ یہ اول و ٹھوس حقیقت ہے کہ نظام قدرت سب کی بقا کے لئے اہم ہے۔ قدرتی وسائل اور ان کا استعمال پائیدار ترقی اور غربت، بھوک اور بیماری کے خاتمے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ ہم ایسے معاشرے کے قیام کے پابند ہیں جہاں سب لوگوں کو انسانی حقوق اور آزادی ملے اور ہم جو دنیا تشکیل دیں وہ اس بات کی ضمانت ہو کہ آنے والی نسلوں کو ناجائز طریقے سے ان حقوق سے محروم نا کیا جائے۔

3.2۔ ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ اس دنیا اور اس کے بسنے والوں کا مفاد عالمی سرمایہ اور ذاتی مفاد پر فوقیت رکھتا ہے۔ نجی ملکیت ان قدرتی وسائل پر نہیں مسلط کی جا سکتی جن پر مقامی اور عالمی سطح پر لوگوں کی

آکسائیڈ کی سطح جلد از جلد کم ہوتے ہوئے 350 پارٹس پر ملین یا اس سے کم پر آ جائے، سب سے زیادہ اخراج کی حد 2015ء ضرور پہنچ پائے۔ تمام شمالی ممالک کو ایندھن کے اخراج کے حوالے سے ایک جامع عالمی فریم ورک میں شریک اور ذمہ دار ہونا ہوگا۔

2۔ جنوبی ممالک کو کم کاربن اخراج کی بنیاد پر ترقیاتی منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ انہیں جوابدہی کے ساتھ اخراج میں کمی کے ذرائع اپنانے ہونگے جن کے لئے وسائل، سرمایہ اور ٹیکنالوجی شمالی ممالک ہرجانے کے طور پر دینے کے پابند ہونگے۔

3۔ تیزی سے قدرتی ایندھن سے توانائی کے متبادل ذرائع اپنانے ہوں گے جیسے سورج، ہوا، جیوتھرمل، منی اینڈ میکرو ہائیڈرو پاور (mini and micro hydropower) اور توانائی کے نظام کو مرکز سے مقامی سطح پر پلٹنا ہوگا۔

4۔ غیر پائیدار زراعت اور خوراک کی پیداوار کے غیر حقیقی طریقوں کو فوری بند کرنا ہوگا جن کو منافع کی بھوکی ایگری بزنس اور ایگرو کیمیکل کمپنیاں فروغ دے رہی ہیں۔ موجودہ صنعتی زراعت زیادہ مقدار میں گرین ہاؤس گیسیز کے اخراج کی ذمہ دار ہے جو زمین کی خرابی، کھاد، کیڑے مار ادویات اور دور دراز آمدورفت میں ایندھن کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ ہمیں ماحول سے مطابقت رکھنے والے زرعی طریقوں کو اپنانا ہے جو کاربن کو زمین کے اندر رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، متنوع (diversity) اور مقامی سطح پر زرعی پیداوار، زرعی اور خوراک کی خود کفالت کو فروغ دیتے ہیں۔

5۔ جنگلات کی کٹائی ختم کرنی پڑے گی۔ بڑے پیمانے پر کان کنی اور کاروبار کے لیے درختوں کو کاٹنے کی کاروائی جو کہ بین الاقوامی کمپنیاں تیسری دنیا میں کرتی آئی ہیں کو روکنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ جنگلوں کا صفایا کر کے برآمد کے لیے لگائی جانے والی فصلوں کے اگانے کے سلسلے کو روکنا ضروری ہے۔

6۔ ورلڈ بینک اور آئی ایم کی جانب سے امداد کے ساتھ لگائی جانے والی ان شرائط اور غیر منصفانہ مشترکہ یا دو طرفہ شمالی تجارتی سمجھوتوں کو مسترد کرنا پڑے گا جو ماحولیاتی ضابطوں کے خلاف ہوں اور جنوب میں شمال کی کارپوریشن کے لامحدود استحصال، آلودگی اور تباہی پھیلانے کا سبب بنیں۔

7۔ شمالی حکومتوں اور عالمی امداد دینے والے اداروں کی جانب سے ان تمام مراعات اور سرمایہ کاری کو فوری ختم ہونا چاہیے جو قدرتی ایندھن کے منصوبوں کے لیے دنیا کے مستقبل کو کاربن پر انحصار کرنے والی توانائی، پیداوار اور نقل و حمل کے نظام میں باندھ دے۔ تمام سرکاری فنڈز کو ماحول دوست ٹیکنالوجی، دوبارہ استعمال میں لائی جانے والی توانائی اور پائیدار عوامی نقل و حمل کے ذرائع پر تحقیق کرنے پر صرف ہونا چاہیے۔

8۔ تباہ کن اور وسائل کو ضائع کرنے والی جنگوں کو فوری ختم کر کے فوجی بجٹ کی رقوم کو ماحول کے تحفظ اور پائیدار ٹیکنالوجی کے لیے تبدیلی پر خرچ ہونا چاہیے۔

شمالی ممالک، بین الاقوامی کمپنیوں اور شمال کے زیر اثر اداروں سے غریب لوگوں اور جنوبی ممالک کے تاوان کا مطالبہ کیا جائے تاکہ موسمیاتی تبدیلی کی تاریخی ناانصافی کا ازالہ ہو۔

1۔ لازمی اور بغیر شرط کے سرمایہ اور ٹیکنالوجی کے ذرائع کا تبادلہ شمال کی جانب سے جنوب کی طرف کیا جائے تاکہ موسمیاتی تبدیلی کے مضر اثرات سے بچاؤ کے لیے متبادل نظام اپنایا جائے اور ساتھ ساتھ نقصان کا ازالہ

(adatation) بھی ہو اور کم کاربن اخراج اور ہموار ترقیاتی راستے (mitigation) جنوبی ممالک میں اپنائے جاسکیں۔

2۔ شمالی ممالک لازمی طور پر کافی، طے شدہ اور لازمی سرمایہ ترقی پذیر ممالک کو امداد کے بجائے معاوضہ کے طور پر دینے کے پابند ہوں۔

- فنڈز اس امداد کے علاوہ ہوں جو کہ پہلی دنیا کے ممالک نے سرکاری طور پر اپنی قومی دولت کے 7. فیصد پر دینے کا وعدہ کیا تھا اور جس پر وہ قائم نہیں رہے ہیں۔
- فنڈز کو سرکاری خزانوں سے آنا چاہیے اور ان کو بغیر کسی شرائط کے فوری طور پر منتقل کردیا جانا چاہیے۔
- فنڈز کا جمہوری انداز میں انتظام ہونے چاہیے اور عوام اور ان کی تنظیموں کا ان پر اختیار ہونا چاہیے۔
- کاربن مارکیٹ کا موسمی تبدیلی مالیات سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے۔

3۔ موسم کی تبدیلی کے حوالے سے وسائل کے تبادلے کے نئے راستے از سر نو بنائے جائیں۔ اس کے طریقہ کار میں امداد کے موسمیاتی تبدیلی کے فنڈز اور شمالی امدادی ایجنسیز اور عالمی اداروں کا دخل نہ ہو۔ جن کے لیے یہ فنڈز بھیجے جاتے ہیں ان کا فنڈز کے انتظام، فراہمی پر کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ یہ فنڈز غریب ممالک کے قرضوں میں اضافہ کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ فنڈز حاصل کرنے کے لیے ان کے اوپر پالیسی سے منصوب شرائط کا مزید بوجھ ڈالا جاتا ہے۔

4۔ نجی انشورنش اور قرض کے وہ حربے مسترد کیے جانے چاہئیں جو مطابقت پروگرام کے لیے فنڈز جمع کررہے ہوں۔ یہ منصوبے ترقی پذیر ممالک اور ان کے اداروں پر مالی بوجھ منتقل کرکے نجی کارپوریشن اور سرمائے کو منافع کمانے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

5۔ تجارتی پابندیوں اور نجی ملکیت کے معاہدوں کو بند کیا جائے۔ کیونکہ یہ لوگوں کو ماحول دوست ٹیکنالوجی تک پہنچنے سے روکتے ہیں اور اس طرح متبادل ٹیکنالوجی جو کم کاربن اخراج کو فروغ دیتی ہیں کے لیے رکاوٹ بنتی ہیں۔

6۔ موسم کے نام پر وسائل جو مزید قرض کا بوجھ ڈالے اور نیولبرل پالیسیوں کی شرائط کے ساتھ مشترک ہوں کو مسترد کیا جائے۔

مصنوعی حل کو مسترد کیا جائے جو شمالی ممالک اور ان کی بین الاقوامی کمپنیوں کو ماحول اور بستیوں کی تباہی جاری رکھنے، منافع کمانے کے نئے اور زیادہ طریقے فراہم کرے اور قدرتی وسائل اور ٹیکنالوجی پر کارپوریٹ تسلط کو بڑھائے۔

1۔ **تمام** کاربن مارکیٹس کا خاتمہ ہو۔ شمالی ممالک اور ان کی بین الاقوامی کمپنیوں کی جانب سے اخراج کے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے اخراج کی تجارت اور تلافی (offsetting) کے طریقہ کار کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ کیپ اینڈ ٹریڈ طریقوں (cap and trade system) نے اخراج کے ان محدود اہداف کو بھی حاصل نہیں کیا ہے جن پر پابند ہونے کا فیصلہ خود امیر ممالک نے کیا تھا۔ اس کے برعکس انہوں نے فضاء کو کامیابی سے نجی ملکیت اور تجارت کے لیے شئے بنا کر پیش کردیا ہے۔

کاربن تلافی پروگرام دراصل شمالی بین الاقوامی کمپنیوں کو ماحولیاتی آلودگی جاری رکھنے کی جگہ دیتے ہیں۔ بین الاقوامی کمپنیاں آلودگی جاری رکھنے کے لیے تلافی کے طور پر معاشرتی اور ماحولیاتی پروگرامز کے لیے تیسری دنیا میں پیسہ مہیا کرتی ہیں جن کا فائدہ مند ہونے پر سوال ہے۔ اس طرح وہ ماحولیاتی آلودگی اور اخراج کو کم کرنے کی ذمہ داریوں سے مبرا ہو جاتی ہیں۔

2۔ کاربن تلافی کے پروگرام کو پھیلانے کا خاتمہ ہونا چاہیے جو اخراج میں کمی کے بوجھ کو جنوب کی جانب منتقل

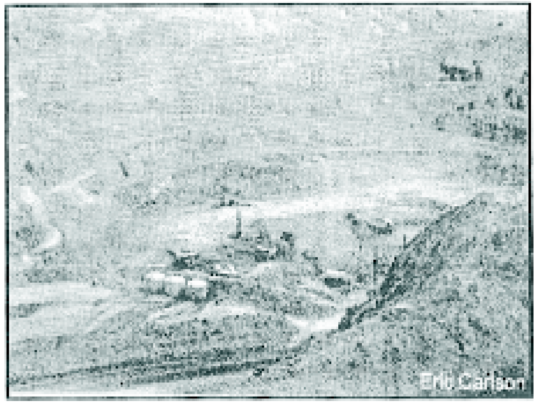

کرتے ہیں اور فضاء کو بڑے پیمانے پر آلودہ کرنے والوں کو نوازنے کے علاوہ ان اقدام کو کمزور اور ملتوی کرتے ہیں جو شمال سے اخراج کو روکنے کے لیے ضروری ہے۔ جنوب کے دیگر وسائل کی جانب اس کے پھیلانے کی مخالفت کی جاتی ہیں، جن میں شامل ہیں:

الف۔ جنگلات۔ جنگلات پر مبنی کاربن تلافی پروگرام سے ممکن ہے کہ جنگل پر انحصار کرنے والوں اور مقامی آبادی کی نقل مکانی ہو۔ جنگلوں کا کنٹرول نجی کارپوریشن کو حاصل ہو جائے مونوکلچر (ایک ہی قسم کی درختوں کی کاشت) کو فروغ ملے جس سے جنگلی حیاتی تنوع اور ایکو سسٹم (ماحولیاتی نظام) کو نقصان پہنچے اور جنگلات کو تباہ کرنے والوں کو نوازہ جائے؛

ب۔ زرعی زمین۔ کاربن تلافی پروگرام جو جنگلوں کو مزید کم کرتے ہوئے خوراک کے لیے زمین مختص کرے، شراکتی زمینوں کو محدود کرکے کسانوں اور دیہی آبادی کو بے دخلی پر مجبور کرے، زمینداروں اور زرعی کاروبار کی بین الاقوامی کمپنیوں کو نوازے اور مزید زمین ان کے قبضے میں دے اور صنعتی تجارت کو فروغ پہنچائے، بڑے پیمانے پر کارپوریٹ کنٹرول ٹیکنالوجی جیسے بایو چار (biochar) اور نوٹل (no-till) زراعت جو زمین کو کاربن آف سیٹنگ کے طریقہ کار میں شامل کرنے میں معاون ثابت ہوں کو روک دینا چاہیے۔

3۔ بڑے پیمانے پر تجارتی مقاصد کے لیے ایگرو فیولز (agro fuels) کی پیداوار کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ اس سے گرین ہاؤس گیسیز کے اخراج میں مزید تیزی آتی ہے کیونکہ اچھی زرعی زمین، جنگل اور گھانس کے میدانوں کو ایگرو فیولز کی پیداوار کے لیے وسیع پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے جو کہ مزید کاربن کے اخراج کا باعث بنتی ہے۔ اس سے خوراک کے لیے زرعی زمین کم ہو جاتی ہے اور غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ غذائی عدم تحفظ پیدا ہوتا ہے۔ جنگل اور دیہی علاقوں میں رہنے والے اپنی زمین سے بے دخل کیے جاتے ہیں۔

4۔ صاف کوئلہ (Clean Coal)، کاربن بندش اور اسٹور کرنے کے پروگرامز (Carbon Capture and Storage)، نیوکلیئر پاور اور میگا ڈیمز بھی توانائی پیدا کرنے کے لیے موضوع طریقے نہیں ہیں۔ قدرتی ایندھن کی طرح انہیں بھی مسترد کرنا ہوگا۔ یہ منصوبے دراصل بین الاقوامی کمپنیوں اور عالمی مراعت یافتہ طبقے کی توانائی کی بڑھتی ہوئی ضروریات پورا کرتے ہیں۔ یہ نا قدرتی ایندھن پر انحصار اور نا ہی گرین ہاؤس گیسیز کے اخراج کو روکنے کا سبب بنتے ہیں۔ یہ آبادیوں کی صحت و تحفظ اور ماحولیاتی استحکام کو بھی شدید خطرات سے دوچار کرتے ہیں۔

5۔ جیو انجینئرنگ (geo-engnieering) کے بڑے منصوبے جو ماحول کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں اور قدرتی نظام کو بڑے پیمانے پر تبدیل کرتے ہیں کی بھی مخالفت کی جانی چاہیے۔ یہ منصوبے بے پناہ مہنگے، پیچیدہ اور خطرناک ہوتے ہیں۔ یہ ماحولیاتی تبدیلی کو روکنے کے لیے مستحکم حقیقت پسندانہ اور عملی طریقہ کار کو نظر انداز کرتے ہیں اور ان کی جگہ انتہائی فنی طریقے پیش کرتے ہیں۔ مثلاً سمندروں کی زرخیزی (ocean fertilizat oni)، فضاء میں سلفیٹ کا اسپرے کرنا، خلاء میں جوہری سائے بنانا اور صحراؤں پر پلاسٹک کوٹنگ کرنا وغیرہ۔

6۔ ذہنی ملکیت کی بنیاد پر فصل کی جینیاتی تبدیلی کو "ماحولیات کے اثر سے مبرا" ("climate proofed") کہہ کر پیش کرنے کو مسترد کیا جائے۔ کسان کے نگہداشت کیے ہوئے موسم کو برداشت کرنے والے بیجوں پر بایو ٹیکنالوجی اور ایگرو کیمیکلز کمپنیوں کا حق ملکیت جتانا روکا جائے کیونکہ یہ چھوٹے کسانوں سے موسمیاتی تبدیلی کے منفی اثرات کو برداشت کرنے کی صلاحیت چھین لیں گے۔ بین الاقوامی کمپنیوں کے فصلوں کی جینیاتی تبدیلی کے حربوں کو ختم کیا جائے اور حیاتی تنوع کو بڑھا کر موسم کی اچانک اور غیر ہموار تبدیلی کو برداشت کرنے کے بہتر طریقے اپنائے جائیں۔

پائیدار ماحولیات، معاشرتی انصاف اور دیرپا عوام دوست حل کے لیے جدوجہد کی جائے۔

1۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ موسمیاتی تبدیلی کے لیے کام کرنے والے سرکاری ادارے جمہوریت، شراکت داری اور انصاف کو اپنائیں، موسم کی تبدیلی کے شکار ان تمام گروہ (جن میں عورتیں، مقامی لوگ، نوجوان، کسان مچھیرے اور چھوٹے جزیروں اور صحرا پر مشتمل ممالک شامل ہیں) کو ان اداروں کو چلانے، مدد اور حل فراہم کرنے میں متناسب نمائندگی دلائی جائے۔

2۔ اس بات پر زور دیا جائے کہ عوام کا دنیا کے وسائل اور پیداواری اثاثوں پر اقتدار اور جمہوری اختیار ہے تاکہ وسائل اور اثاثوں کے ذریعے پیدا ہونے والی دولت کی منصفانہ تقسیم ممکن ہو۔ قوموں، بستیوں اور شعبوں کو اپنی معاشرتی ضروریات اور پائیدار ترقی کے لیے اپنے وسائل استعمال کرنے کی آزادی ہونی چاہیے اور اس کے لیے:

- نو آزاد عالمگیریت کو پلٹنا ہوگا۔
- عالمی معاشیات اور اس کے پالیسی ساز اداروں کو تبدیل ہونا گا یا پھر ان کی جگہ جمہوری اور جوابدہ ادارے قائم ہوں جو قومی خودمختاری اور عوامی حقوق کا احترام کرتے ہوں اور عالمی اتحاد اور مشاوات پر یقین رکھتے ہوں۔
- ان تمام عوامل کو ختم ہونا ہوگا جو غیر مساوی تجارتی اور سرمایہ کاری کے طریقہ کار کو، شمال کے لامحدود استحصال، نجکاری اور جنوب کے قدرتی وسائل کی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔ یہ عوامل بین الاقوامی کمپنیوں اور شمال کو مواقع فراہم کرتی ہیں کہ وہ جنوب کے ممالک کی معیشت کو وسائل نچوڑنے والی برآمدی پالیسیوں اور صنعتی زراعت کے مقاصد کو اولیت دے کر جنوب کی اندرونی ضروریات کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ یہی قوتیں زیادہ گرین ہاؤس گیسیز کے اخراج کا ذریعہ بھی ہیں۔
- بین الاقوامی تجارت اور سرمایہ کاری کے تعلقات کو از سر نو ترتیب دینا ہوگا۔ ان اصولوں کے گرد جو معاشی خودمختاری، خود انحصاری، عوامی حقوق اور تعاون پر مبنی ہوں اور جو بلا امتیاز انضمام محتاجی، کارپوریٹ طاقت اور تباہ کن مسابقت کے خلاف ہوں۔
- اندرونی تجارت اور سرمایہ کاری کے نظام کو قدرتی وسائل پر عوامی حقوق اور خودمختاری کو سامنے رکھتے ہوئے تبدیل کرنا ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ قدرتی وسائل کے استحصال اور ملکیت پر غیر ملکی کارپوریٹ شعبہ پر پابندی لگانی پڑے گی۔ غیر ملکی کمپنیوں کو سخت ماحولیاتی اور عوامی معیار کا پابند ہونا ہوگا۔
- خوراک کی پیداوار کے لیے ان پائیدار عوامی طریقوں کو فروغ دینا ہوگا جو کہ خود انحصاری اور خود مختاری تک پہنچاتے ہیں۔
- تمام ممالک، خصوصاً جنوبی ممالک کو متنوع معیشت کے لیے مکمل قومی پالیسی فریم ورک بنانا ہوگا جو حال اور مستقبل کی شراکتی ضروریات کو پورا کر سکے، خاص کر معاشرے کے غریب اور بے اختیار طبقوں کی ضروریات۔

3۔ جمہوری طریقے اور آبادیوں کی حق ملکیت اور انتظام کے مطابق کمپنیوں اور پیداواری اکائیوں کی تنظیم نو کرنی ہوگی۔ منافع کے حصول اور نجی ملکیت کے اکٹھا کرنے کے مقاصد و معاشی معاشرتی ضروریات مثلاً تعلیم، صحت، تحفظ خوراک سے تبدیل کرنا ہوگا۔

4۔ حال مستقبل کی پیداوار، صرف (خرچ) اور دوسری معاشرتی ضروریات کے لیے جمہوری منصوبہ بندی اور

شراکتی انتظامی طریقے کار کو منظم کرنا ہوگا۔ معاشرتی منصوبہ بندی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ وسائل اس طرح سے استعمال ہوں کہ عوامی حقوق کا تحفظ ہو اور معاشرتی ضروریات پائیدار ماحولیات کو مدنظر رکھتے ہوئے پوری ہوں۔ اس کام کے لیے سائنسی اور مقامی مطابقت رکھنے والے علم اور علاقے کی سطح پر وسائل کو محفوظ کرنے کے طریقوں کو اپنایا جائے۔

5۔ ماحولیاتی طور پر پائیدار توانائی، پیداوار اور نقل و حمل کے نظام پر تحقیق (R & D) پر زیادہ قومی وسائل کو خرچ کرنا ہوگا۔ موجودہ سائنسی تعلیم اور تحقیق کو کاروباری اور نجی و ذہنی ملکیت کے حصول سے ہٹا کر معاشرتی بھلائی اور ترقی کے لیے خرچ کرنا ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسی تعلیم کو فروغ دینا ہوگا جو ماحولیاتی اور معاشرتی طور پر صارف کو ذمہ داری سکھائے۔

6۔ عالمی اشتراکیت کے وسائل (گلوبل کومنز) یا ایسے وسائل جو سب استعمال کرتے ہیں مثلاً سمندر، دریا، جنگلات اور موسم کی دیکھ بھال کے لیے باہمی تعاون کے انتظامات کو تنظیمی شکل دینی ہوگی تاکہ ان وسائل کی دیکھ بھال مل جل کر ذمہ داری، دوستی اور شراکت کے اصولوں پر کی جائے۔

موسمیاتی تبدیلی پر عوامی تحریک کو مضبوط کرنا پڑے گا۔

یہ واضح ہے کہ موسمیاتی بحران کے حل کے لیے دوررس معاشرتی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ طاقت کے نامساوی نمونے جو غربت، بھوک، استحصال اور نوآبادیات جیسی ناانصافیوں کے پیچھے ہیں وہی ماحولیاتی تباہی اور موسمیاتی تبدیلی کے ذمہ دار ہیں۔ دوسری ناانصافیوں کی طرح موسمیاتی بحران اور اس کی بنیادی وجوہات عوامی سیاسی جدوجہد کے ذریعے ہی نمٹے جاسکتے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ بنیادی سطح پر آگاہی حاصل کرنا منظم اور متحرک ہونا سخت اہمیت رکھتا ہے اور اس کے ذریعے اپنے متبادل پروگرام اور تصور کے فروغ پر زور دیتے ہیں۔ ہم ان جگہوں پر بھی کڑی نظر رکھتے ہیں جہاں حکومتوں نے موسمیاتی تبدیلی پر ترقی پسند خیال پر مبنی لائحہ عمل کی حمایت کی ہوئی ہے اور انہیں متحرک عوامی تحریک اور شراکت کے ذریعے ان کے ارادوں کا پابند بناتے ہیں۔ ہم یقیناً ہمیشہ ان ارادوں پر نظریات کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں جو اکثریت اور بے اختیار لوگوں کے مفاد پر سمجھوتہ کریں۔

ہم موسمیاتی ایکشن کے لیے جو تحریکیں دنیا بھر میں ابھری ہیں کو بڑھانے کا عہد کرتے ہیں۔ علاقائی سطح پر گرین ہاؤس گیسز کے اخراج کے خلاف آواز اب دنیا بھر میں پھیل گئی ہے اور اس نے ترقی کی جدوجہد کو مزید بامعنیٰ بنادیا ہے۔

ہم عہد کرتے ہیں کہ بنیادی سطح پر موسمیاتی تبدیلی کی عوامی تحریک کو مزید بڑھانے، وسعت دینے اور مضبوط کرنے کی کوشش کے ساتھ دوسری معاشرتی تحریکوں کے ساتھ تعاون بڑھائیں گے تاکہ عوامی ایجنڈا برائے کلائمنٹ ایکشن (climate action) اور معاشرتی تبدیلی کو فروغ ملے، عوامی جمہوری حقوق اور معاشرتی انصاف کے لیے جدوجہد ہو اور مراعات یافتہ طبقے اور کارپوریٹ مفاد کے ان اقدام کو چیلنج کریں جو ہماری تحریک کا رخ موڑے یا اسے کمزور کرے۔